Al-Abṣār (Research Journal of Fiqh & Islamic Studies)
**ISSN:** 2958-9150 (Print) 2958-9169 (Online)
**Published by**: Department of Fiqh and Shariah, The Islamia University of Bahawalpur.
Volume 02, Issue 01, January-June 2023, PP: 35-52
**DOI:** https:// doi.org/10.52461/al-abr.v2i1.1917
**Open Access at**: https://journals.iub.edu.pk/index.php/al-absar/about

# نصوص شریعہ کے تناظر میں بنیادی حقوق کی امتیازی تنقید کا جائزہ

# *A Review of Discriminatory Criticism of Fundamental Rights in the Context of Sharia Texts*

***Dr. Shazia Ramzan***
*Associate Professor department of Islamic studies,Agriculture University, Faisalabad.*

***Ainee Rubab***
*Lecturer Islamic Studies, Arid Agriculture University, Rawalpindi.*

## Abstract

*Islam is the custodian of golden principles of human survival, welfare and evolution. Support of the truth, respect of mutual rights and establishment and promotion of high values is the basic spirit of Islamic teachings. The protection of the basic human rights is the most important issue of the present eva. These rights are considered the criteria to check the national and cultural standards of any country and nation. However, Islam is the only civilization of the world for which the concept of human rights is not something new. If we want to see the history of human rights in Islam, it can easily be found in teachings and life of Hazrat Muhammad (S.A.W). Human life, property and honor can only be protected by following teachings of Holy Prophet (S.A.W). moreover, stability of society and peace of state is also linked with it.*

## Keywords

*Discriminatory Criticism, Fundamental Rights, Sharia Texts, Fiqh, Review.*

All Rights Reserved © 2022 This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

## 1. موضوع کا تعارف

اسلام سے پہلے حقوق کا واضح تصور اور اس کے خدوخال کسی بھی تہذیب یا نظام میں موجود نہ تھے بلکہ طاقت ور کا قول ہی قانون ہوتا تھا۔ لیکن جب رسولؐ آئے تو آپ نے حق کا ایک ایسا جامع تصور دیا جو ذات ربانی سے لے کر افراد معاشرہ پر عائد فرائض اور ذمہ داریوں تک سب پر محیط ہے یعنی ذات الٰہی، درست بات، حقیقت پر مبنی قول اور افراد معاشرے کی عائد ایک دوسرے پر ذمہ داریاں، یہ سب حق کہلاتی ہیں۔ افراد معاشرہ کے ایک دوسرے پر حقوق کیا ہیں ان کا دائرہ کار بھی حضور نبی اکرمؐ کی دی ہوئی تعلیمات کی روشنی میں اتنا وسیع ہے کہ اتنا جامع تصور آج کی جدید ترقی یافتہ دنیا میں بھی شاید ہی ملے۔ اسلام پوری انسانیت کیلئے رحمت بن کر آیا۔ حضور نبی اکرمؐ نے انسانیت کو اسلام کی آفاقی تعلیمات عطا کر کے ہر نوع کی غلامی، جبر اور استحصال سے آزاد کر دیا۔

خطبہ حجۃ الوداع بنیادی انسانی حقوق کا ایسا عالمی منشور ہے جو پیغمبر انسانیت محسن عالمؐ کی طرف سے جاری کیا گیا۔ سیدھا، صاف، سچا فرمان۔ اس منشور اعظم کا اجراء نہ کسی سیاسی مصلحت کا نتیجہ تھا نہ کسی وقتی جذبہ کی پیداوار، نہ کسی طبقہ یا گروہ کی طرف سے دباؤ یا دھونس، دھاندلی سے متاثر ہو کر جاری کیا گیا نہ کسی حال و احوال کا تابع تھا نہ کسی معاہدے کی تکمیل۔ یہ دراصل وہ خطبہ انقلاب تھا جو ہر قسم کی انسانی، حکومت، سیاسی، معاشرتی، معاشی یا معاہداتی منظوری سے بے نیاز وقت کی آواز بن کر گونجا اور تمام انسانوں کے حقوق کے محافظ و نگراں کی حیثیت سے ابھرا اور آئندہ آنے والے تمام انسانوں نے قیامت تک کیلئے شرف آدمیت و احترام انسانیت کے چراغ روشن کر گیا۔ اس مضمون میں انہی بنیادی انسانی حقوق کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ حقوق بیان کرنے سے پہلے لفظ حق کی تشریح اور قرآن و سنت میں اس کے استعمال کی مثالیں پیش کی جائیں گی۔

## 2. لفظ حق کے لغوی اور اصطلاحی تعریف

لفظ حق اپنے اندر بے شمار معانی و مفاہیم سمیٹے ہوئے ہے۔ اسی وسعت کی بناء پر اہل لغت اور ماہرین نے اس کے مختلف معانی بیان کئے ہیں جس سے لفظ حق کی مختلف مواقع پر مختلف معانی کی وضاحت ہو جاتی ہے۔

ابن منظور لکھتے ہیں: الحق نقيض الباطل ۔([1])

امام راغب لفظ حق کے معانی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: اصل الحق المطابق والموافقه۔([2])

الحق کے معنی اصل، مطابقت اور موافقت کے ہیں۔ لفظ حق کئی طرح پر استعمال ہوتا ہے۔

وہ ذات جو حکمت نے تقاضوں کے مطابق اشیاء کو ایجاد کرے اس معنی میں باری تعالیٰ پر حق کا لفظ بولا جاتا ہے۔

قاموس المحیط میں ہے:

الحق یعنی الامر المقضی، الحق یعنی الملک الحق یعنی الموت۔([3])

### 2.1 قرآن میں لفظ حق کا استعمال

قرآن مجید میں مختلف مقامات پر لفظ حق مختلف معانی میں آیا ہے۔ قرآن کریم کا یہ اعجاز ہے کہ موقع کی مناسبت سے باریک فرق کی وضاحت کیلئے الگ سے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں لیکن لفظ حق کا ایک ہی لفظ ہونے کے باوجود کئی معانی میں استعمال ہوتا ہے۔

بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَ هُم۔ ([4])

### 2.2 حدیث میں لفظ حق کا استعمال

احادیث مبارکہ میں بھی لفظ حق کئی معانی میں استعمال ہوا ہے۔ ابن الاثیر نے یہاں الحق سے رؤیا صادقہ مراد لیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

ای رویا صادقة لیست من اضغاث الاحلام وقیل فقد رآنی حقیقة غیر مشبة۔ ([5])

## 3. اسلامی تعلیمات میں حقوق کی اہمیت

اسلام میں حقوق اور فرائض باہمی طور پر مربوط اور ایک دوسرے پر منحصر تصور کئے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام میں فرائض، واجبات اور ذمہ داریوں پر بھی حقوق کے ساتھ ساتھ یکساں زور دیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں متعدد آیات قرآنی اور احادیث نبویؐ سے ثابت ہے کہ اسلامی شریعت کے ان اہم ماخذ و مصادر میں انسانی فرائض و واجبات کو کس قدر اہمیت دی گئی ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

اور تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں سے اور نزدیکی ہمسائے اور اجنبی پڑوسی اور ہم مجلس اور مسافر سے اور جن کے تم مالک ہو چکے ہو (ان سے نیکی کیا کرو) بے شک اللہ اس شخص کو پسند نہیں کرتا جو تکبر کرنے والا (مغرور) فخر کرنے والا (خود بین) ہو۔([6])

حضور نبی اکرمؐ کی درج زیل حدیث مبارکہ میں حقوق اللہ اور حقوق العباد کے باہمی تعلق کو بڑی تاکید سے بیان کیا گیا ہے:
حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اے معاذ کیا تو جانتا ہے کہ اللہ کا بندے پر کیا حق ہے؟ حضرت معاذ نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: یقیناً اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا: کیا تو جانتا ہے کہ اللہ پر بندے کا کیا حق ہے؟ حضرت معاذ نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ وہ (اپنے ایسے) بندوں کو عذاب نہ دے۔ (7)
اسلام نے آج سے چودہ سو سال پہلے عالم انسانیت کو اس سے کہیں زیادہ حقوق عطا کر دیئے تھے جبکہ انسانی حقوق کا تصور اپنی موجودہ شکل میں مغرب میں ابھی حال ہی میں متعارف ہوا ہے۔ سولھویں اور سترھویں صدی میں مغربی سیاسی مفکرین اور ماہرین قانون نے شہری آزادیوں اور بنیادی حقوق کا تصور دیا اور عامۃ الناس کو ان حقوق کا شعور دے کر انسانی ضمیر کو بیدار کیا۔ (8)

## 3.1 حیات کے تحفظ کا حق

اسلام میں زندگی کے تحفظ کا حق اساسی نوعیت رکھتا ہے۔ اسلام نے انسانی زندگی کے تقدس پر بہت زور دیا ہے۔ قرآن حکیم نے بے شمار مقامات پر انسانی زندگی کی اہمیت کو بیان کیا ہے۔

مَنْ قَتَلَ نَفْساً بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ط وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَا اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ۔(9)

جس نے کسی کو بغیر قصاص کے یا زمین میں فساد (پھیلانے یعنی خونریزی اور ڈاکہ زنی وغیرہ کی سزا) کے (بغیر ناحق) قتل کر دیا تو گویا اس نے (معاشرے کے) تمام لوگوں کو قتل کر ڈالا اور جس نے اسے (ناحق مرنے سے بچا کر) زندہ رکھا تو گیا اس نے (معاشرے کے) تمام لوگوں کو زندہ رکھا (یعنی اس نے حیات انسانی کا اجتماعی نظام بچا لیا)۔

وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ مِنْ اِمْلَاق ط نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاكُمْ ۔ (10)

اور مفلسی کے باعث اپنی اولاد کو قتل مت کرو۔ ہم ہی تمہیں رزق دیتے ہیں اور انہیں بھی دینگے۔

وَلَا تَقْتُلُوْا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ بِالْحَق ج ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۔(11)

اور اس جان کو قتل نہ کرو جسے (قتل کرنا) اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے بجز حق (شرعی) کے یہی وہ امور ہیں جن

کا اس نے تمہیں تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم عقل سے کام لو۔

وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ نَّحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ج اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْئًا كَبِيْرًا۔[12]

اور تم اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل مت کرو ہم ہی انہیں (بھی) روزی دیتے ہیں اور تمہیں بھی، بے شک ان کو قتل کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِی الْقَتْلِ ط اِنَّه، كَانَ مَنْصُوْرًا ۔[13]

تم کسی جان کو قتل مت کرنا جسے (قتل کرنا) اللہ نے حرام قرار دیا ہے سوائے اس کے کہ (اس کا قتل کرنا شریعت کی رو سے) حق ہو اور جو شخص ظلماً قتل کر دیا گیا تو بے شک ہم نے اس کے وارث کے لئے (قصاص کا) حق مقرر کر دیا ہے سو وہ بھی (قصاص کے طور پر بدلہ کے) قتل میں حد سے تجاوز نہ کرے بے شک وہ (اللہ کی طرف سے) مدد یافتہ ہے (سو اس کی مدد و حمایت کی ذمہ داری حکومت پر ہو گی)۔

وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۔[14]

اور نہ (ہی) کسی ایسی جان کو قتل کرتے ہیں جسے بغیر حق مارنا اللہ نے حرام فرمایا ہے۔

اسلام نہ صرف قتل کی ممانعت کرتا ہے بلکہ خودکشی کو بھی اتنا ہی برا جانتا ہے۔ اور افراد معاشرہ کو اس بات کا پابند کیا جاتا ہے کہ کسی بھی صورت میں خودکشی کے مرتکب نہ ہوں۔

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رحمتِ دوعالم حضور نبی اکرمؐ نے فرمایا "جو اپنے آپ کو پہاڑ سے گرا کر ہلاک کرے وہ دوزخ میں جائے گا۔ ہمیشہ اس میں گرتا رہے گا۔ جو زہر کھا کر اپنے آپ کو ختم کرے تو وہ زہر دوزخ میں اس کے ہاتھ میں ہو گا جسے دوزخ میں کھاتا ہو گا اور ہمیشہ اس میں رہے گا جو لوہے کے ہتھیار سے اپنے آپ کو قتل کرے تو وہ ہمیشہ اس کے ہاتھ میں ہو گا جسے دوزخ کی آگ کے اندر ہمیشہ اپنے پیٹ کے اندر مارتا رہے گا اور ہمیشہ اس کے اندر رہے گا۔[15]

### 3.2 عزت کی حفاظت کا حق

حضور نبی اکرمؐ کے قائم کردہ معاشرے کی اہم خصوصیت باہمی اکرام و احترام ہے۔ آپؐ نے ہر فرد معاشرہ کو عزت نفس اور احترام کا حق عطا کیا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا:

انزلو الناس منازلهم ۔ [16]

لوگوں سے ان کے مرتبے کے مطابق سلوک کیا کرو۔

جب بنو قریظہ نے حضرت سعد بن معاذؓ کے حکم پر اپنے قلعوں سے نکلنا منظور کیا اور حضرت سعد وہاں پہنچے تو آپؐ نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا:

اپنے سردار کے استقبال کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔(17)

آپؐ نے عام معاملات زندگی اور معاشرتی طرز عمل میں بھی ایک دوسرے کے عزت نفس کے حق کا احترام کرنے کی تعلیم دی تاکہ باہمی میل جول میں بھی ایسا طرز عمل ہرگز نہ اختیار کیا جائے جس سے کسی کی عزت نفس کا حق مجروح ہوتا ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا۔

جب تم تین آدمی ہو تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آدمی (آپس میں) سرگوشی نہ کریں۔(18)

### 3.3 نجی زندگی کے تحفظ کا حق

اسلام ہر شخص کو آزادی عطا کرتا ہے اور اس چیز سے منع کرتا ہے کہ ایک دوسرے کے عیبوں کے پیچھے نہ پڑیں۔ ان کے رازوں کو مت اچھالیں۔ اسلام تجسس، ٹوہ اور عیب جوئی، غیبت، بہتان ان سب چیزوں سے منع کرتا ہے۔ قرآن مجید میں بہت سی ایسی آیات ہیں جو اس چیز پر مبنی ہیں۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا۔(19)

اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچو بلاشبہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں اور نہ تجسس کرو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔

اسلام ہر شخص کو شخصی رازداری کا حق عطا کرتا ہے۔ حضور نبی اکرمؐ نے دوسروں کے شخصی اور ذاتی معاملات کی بلاوجہ کھوج لگانے سے منع فرمایا ہے۔

اسلام ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ کسی کے گھر میں بھی بلا اجازت داخل نہ ہوں اور اسلام تو ہمیں اس چیز کا درس دیتا ہے کہ اگر ہم کسی کے گھر جائیں اور تین دفعہ دستک دیں۔ اگر جواب نہ ملے تو واپس لوٹ آئیں۔ بار بار دروازے نہ کھٹکاتے رہیں۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَاتَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَبُیُوْتِکُمْ حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰی اَھْلِھَا ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ۔([20])

اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا دوسروں کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو یہاں تک کہ تم ان سے اجازت لے لو اور ان کے رہنے والوں کو (داخل ہوتے ہی) اسلام کہا کرو یہ تمہارے لئے بہتر (نصیحت) ہے تاکہ تم (اس کی حکمتوں میں) غور و فکر کرو۔

حدیث مبارک ہے:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا جس نے کسی مومن کی دنیا میں تکلیف دور کی اللہ تعالیٰ اس کی آخرت میں تکلیف دور فرمائے گا اور جس نے کسی مسلمان کی دنیا میں ستر پوشی کی اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی ستر پوشی فرمائے گا۔([21])

### 3.4 سلامتی کا حق

اسلام سلامتی کا دین ہے۔ اور سلامتی کے معنی امن بھائی چارہ کے ہیں۔ اسلام ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ ہم اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں کیلئے سراپا سلامتی بنیں۔ اگر کسی سے کوئی غلطی ہو جائے تو اسے معاف کر دے۔ بات بات پر لڑائی جھگڑے نہ کریں اور اگر کہیں پر مسلمان بھائیوں میں لڑائی جھگڑا ہو رہا ہو تو ہمیں صلح کروا دینے کا حکم دیا گیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ وَاتَّقُوْا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ۔ ([22])

سب مسلمان بھائی بھائی ہیں پس اپنے بھائیوں میں صلح کروادو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرمؐ نے فرمایا:

المسلم من سلم المسلمون من لسانه ویده۔([23])

مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور جس کے ہاتھ سے دوسرے مسلمان ایذا نہ پائیں۔

حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت کرتے ہیں:

صحابہ کرامؓ نے بارگاہ رسالت مآبؐ میں عرض کیا: کون سا اسلام افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا: (اس شخص کا اسلام افضل ہے) جس کی زبان اور ہاتھ (کے شر) سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔([24])

حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں:

ایک شخص نے حضور نبی اکرمؐ سے پوچھا: کس قسم کا اسلام بہتر ہے تو آپ نے فرمایا: کھانا کھاؤ اور جس کو جانتے ہو اور جس کو نہ جانتے ہو (سب کو) سلام کرو۔([25])

حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرمؐ نے فرمایا

آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں بن سکتا جب تک کہ اپنے بھائی مسلمان کے لئے وہی نہ چاہے جو اپنے لئے چاہتا ہے۔([26])

### 3.5 معاشرتی مساوات کا حق

دنیا کے اگر تمام ادیان کا مطالعہ کیا جائے تو اسلام وہ واحد دین ہے جس میں رنگ و نسل، ذات، زبان عقیدے کی کوئی تمیز نہیں ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔:

يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ۔([27])

اے لوگو! ہم نے تمہیں مرد اور عورت سے پیدا فرمایا اور ہم نے تمہیں (بڑی بڑی) قوموں اور قبیلوں میں (تقسیم) کیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بے شک اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ باعزت وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہو، بے شک اللہ خوب جاننے والا خوب خبر رکھنے والا ہے۔

یعنی کسی بھی شخص کی دوسرے پر برتری کی بنیاد صرف تقوی اور پرہیز گاری ہے۔ خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر صحابہ کرامؓ کے اجتماع سے حضور نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا:

بے شک! کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر اور کسی سرخ کو سیاہ اور سیاہ کو سرخ پر سوائے تقویٰ کے فضیلت حاصل نہیں۔(28)

### 3.6 قانونی مساوات کا حق

اسلام ہمیں یہ درس دیتا ہے کہ سب لوگ برابر ہیں خواہ وہ زندگی کے کسی بھی شعبہ میں ہیں۔ تمام لوگوں کے یکساں حقوق ہوتے ہیں، اس میں کوئی تفریق نہیں ہوتی۔ احادیث مبارکہ ہے؛

حضرت حسن بن محمد بن علیؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: ایک عورت نے چوری کی، عمرو کا کہنا ہے کہ میرا خیال ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ وہ قریش کے معزز خاندان میں سے تھی۔ پس اسے حضور نبی اکرمؐ کے پاس لایا گیا تو عمر بن ابی سلمہ آئے اور حضور نبی اکرمؐ سے عرض کیا یہ میری پھوپھی ہے۔ حضور نبی اکرمؐ نے فرمایا اگر فاطمہ بنت محمد بھی ہوتی تو میں ضرور اس کا ہاتھ کاٹتا۔(29)

قرآن حکیم نے زندگی کے تمام معاملات کو عدل اور انصاف پر استوار کرنے کی تعلیم دے کر ہر شخص کو بے لاگ انصاف کے حصول کا حق عطا کر دیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ۔ (30)

اور جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ کرو۔

### 3.7 مذہبی آزادی کا حق

اسلام ہر شخص کو مذہبی آزادی کا حق دیتا ہے۔ اسلامی ریاست کسی بھی شخص کو اپنے مذہب کے مطابق زندگی گزارنے کی اجازت دیتی ہے اور وہ لوگ اپنے مذہبی فرائض اور رسومات کی ادائیگی اپنے مذہب کے مطابق ادا کر سکتے ہیں۔ ارشاد ربانی ہے۔

لَااِكْرَاهَ فِيْ الدِّيْنِ قَدْتَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ۔(31)

دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے بے شک ہدایت گمراہی سے واضح طور پر ممتاز ہو چکی ہے۔

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

وَلَوْا شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَن فِيْ الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ط اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۔(32)

اور اگر آپ کا رب چاہتا تو ضرور سب کے سب لوگ جو زمین میں آباد ہیں ایمان لے آتے (جب رب نے انہیں جبراً مومن نہیں بنایا) تو کیا آپ لوگوں پر جبر کریں گے یہاں تک کہ وہ مومن ہو جائیں۔

رسول پر (احکام کا ملاً) پہنچا دینے کے سوا (کوئی اور ذمہ داری) نہیں اور اللہ وہ (سب) کچھ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو۔

### 3.8 تعلیم کا حق

اسلام اس لحاظ سے دنیا کے دیگر تمام مذاہب اور نظام ہائے حیات سے ممتاز ہے کہ اس کا حرف آغاز اقرا یعنی تعلیم سے متعلق ہے۔ ارشاد ربانی ہے؛

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ۔ اِقْرَاْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ ۔ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ۔ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ۔ ([33])

"(اے حبیب) اپنے رب کے نام سے (آغاز کرتے ہوئے) پڑھیے جس نے (ہر چیز کو) پیدا فرمایا۔ اس نے انسان کو (رحم مادر میں جونک کی طرح) معلق وجود سے پیدا کیا۔ پڑھیے اور آپ کا رب بڑا ہی کریم ہے۔ جس نے قلم کے ذریعے لکھنے پڑھنے کا علم سکھایا۔ جس نے انسان کو (اس کے علاوہ بھی) وہ (کچھ) سکھا دیا جو وہ نہیں جانتا تھا"۔

قرآن حکیم نے اہل علم کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ یہ صرف اہل علم و دانش ہی ہیں جو قرآن حکیم سے اخذ نصیحت کر سکتے ہیں؛

وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّآ اُولُوْا الْاَلْبَابِ۔ ([34])

"اور صرف وہی لوگ نصیحت حاصل کرتے ہیں جو صاحب عقل و دانش ہیں"۔

علم کی فضیلت کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے؛

جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور انہیں علم عطا ہوا، اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کر دے گا اور اللہ تمہارے ہر کیے سے باخبر ہے اور (یہ دعا کی) اے میرے پروردگار میرے علم میں اضافہ کر۔([35])

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے وعظ و نصیحت کے لئے کچھ دن مقرر کر رکھے تھے کہ کہیں ہم اکتا نہ جائیں۔(36)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: (دین میں) آسانی پیدا کرو، سختی نہ برتو، لوگوں کو خوشخبری سناؤ، انہیں متنفر نہ کرو۔(37)

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: رشک بجز دو آدمیوں کے کسی پر جائز نہیں، اس شخص پر جسے خدا نے مال دیا ہو اور وہ اس مال پر ان لوگوں کو قدرت دے جو اسے (راہ) حق میں صرف کریں اور اس شخص پر جس کو اللہ نے علم عطا فرمایا اور وہ اس کے ذریعے فیصلے کرتا اور (لوگوں کو) تعلیم دیتا ہو۔(38)

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے مجھے (اپنے سینے سے) چمٹا لیا اور کہا: اے اللہ اس کو اپنی کتاب (قرآن مجید) کا علم عطا فرما۔(39)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ علم اٹھ جائے گا اور جہالت قائم ہو جائے گی شراب نوشی ہونے لگے گی اور کھلم کھلا زنا ہو گا۔(40)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں سو رہا تھا، مجھے دودھ کا پیالہ دیا گیا، میں نے (اسے) پی لیا (یوں لگا) کہ طراوت میرے ناخنوں سے نکل رہی ہے میں نے بچا ہوا دودھ عمرؓ بن خطاب کو دے دیا صحابہ بولے یا رسول اللہؐ اس کی کیا تعبیر ہے؟ فرمایا: "علم"۔(41)

### 3.9 مریض کا حق

اسلام نے مریض کو وہ حقوق عطا کئے ہیں جو کسی دوسرے معاشرے میں نہیں دیکھے جاسکتے۔ آپؐ نے افراد معاشرہ کو مریض کے معاشرتی، نفسیاتی، طبی اور سماجی حقوق کے تحفظ کی تلقین فرمائی کہ نہ صرف مریض کی صحت یابی کے لئے جملہ اقدامات کئے جائیں بلکہ اس کے نفسیاتی و سماجی مورال کو بھی بلند رکھا جائے۔

عن ثوبان، عن النبیؐ، قال: ان المسلم اذا عاد اخاه المسلم لم یزل فی خرفة الجنة حتی یرجع۔ (42)

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرمؐ نے فرمایا: جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت

کرتا ہے تو لوٹنے تک گویا وہ جنت کے باغات میں ہوتا ہے۔

ابو وائل نے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ؐ نے فرمایا: بھوکے کو کھانا کھلاؤ، بیمار کی مزاج پرسی کرو اور قیدی کو چھڑایا کرو۔(43)

حضرت براء ابن عازبؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ؐ نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ نے ہمیں سونے کی انگوٹھی اور ریشم، دیابج اور استبرق کے کپڑے پہننے اور قسی و میثرہ کپڑوں کے استعمال سے منع فرمایا اور جنازوں کے ساتھ جانے اور بیمار کی عیادت کرنے اور سلام پھیلانے کا ہمیں حکم فرمایا ہے۔(44)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ ایک اعرابی کی عیادت کرنے تشریف لے گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریمؐ جب کسی مریض کی عیادت کرتے تو فرمایا: کوئی ڈر نہیں، اللہ نے چاہا تو گناہوں سے پاک ہے۔(45)

### 3.10 خدمت گاروں کا حق

حضور اکرمؐ نے جس معاشرے میں آنکھ کھولی اس میں بھی باندیاں اور غلام موجود تھے۔ بعث نبویؐ سے قبل عرب معاشرے میں غلاموں کے ساتھ انتہائی وحشیانہ سلوک کیا جاتا تھا۔ ہر وقت محنت ومشقت پر مجبور کیا جاتا۔ اچھا کھانا مہیا ہوتا نہ تن ڈھانپنے کو پورے کپڑے میسر آتے ذرا سی غلطی پر مار پیٹ ہوتی۔ بعض اوقات غلام اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتا۔ باندیاں نہ صرف اپنی عزت وآبرو کھو بیٹھتیں بلکہ بعض مالک ان سے قحبہ گری کرواتے۔ حضور اکرمؐ نے اپنی دعوت میں معاشی استحصال اور انسانی تذلیل کو خصوصی موضوع بنایا۔ قرآن نے خاندان کے استحکام میں نہ صرف والدین اور رشتہ داروں سے حسن سلوک کا حکم دیا ہے بلکہ خدمت گار غلاموں کے ساتھ حسن سلوک کی تلقین کی ہے۔ ارشاد الٰہی ہے؛

> وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِى الْقُرْبٰى وَالْجَارِالْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ لَايُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا۔ (46)

اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرو اور قرابت داروں کے ساتھ بھی اور یتیموں مسکینوں، قریبی پڑوسی اور دور کے پڑوسی اور پاس والے ساتھی اور مسافر کے ساتھ بھی اور ان کے ساتھ جو تمہارے دائیں ہاتھ کی ملکیت ہیں اور اللہ اس شخص کو پسند نہیں کرتا جو

تکبر کرنے والا اور فخر کرنے والا ہے۔

عن جابر قال: قال رسول اللّٰہؐ ثلاث من کن فیہ یسّر اللّٰہ کنفہ وادخلہ الجنّۃ رفق بالضعیف والشفقۃ علی الوالدین والاحسان الی المملوک۔ (47)

جس میں تین صفات ہوں اللہ اس کی موت کو آسان کر دیتا ہے اور اسے جنت میں داخل کرتا ہے کمزور کے ساتھ نرمی، والدین کے ساتھ مہربانی اور غلاموں کے ساتھ احسان۔

اسلام سے پہلے غلاموں کے ساتھ جو سلوک کیا جاتا تھا اس میں ان کے لباس اور خوراک کی کوئی حیثیت نہ تھی۔ حضور اکرمؐ نے حکم دیا کہ غلاموں / ملازموں کو وہی کھانا دیا جائے جو مالک خود کھاتا ہے اور اسی طرح کا لباس دیا جائے جو مالک خود پہنتا ہے۔

عن ابی ذرؓ قال رسول اللّٰہؐ: ان اخوانکم خولکم جعلھم اللّٰہ تحت ایدیکم فمن کان اخوہ تحت یدہ فلیطعمہ مما یاکل ولیلبسہ مما یلبس ولا تکلفومم ما یغلبھم فان کلفتمومم ما یغلبھم فاعینومم۔(48)

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: غلام اور باندیاں تمہارے بہن بھائی ہیں۔ اللہ نے انہیں تمہارے ماتحت کر دیا ہے سو جس بہن بھائی کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے تصرف میں دیا ہے اس لئے ضروری ہے کہ جیسا خود کھاتا ہے ویسا ہی ان کو کھلائے اور جیسا خود پہنتا ہے ویسا ہی ان کو پہنائے۔ ان کو ایسے کام پر مجبور نہ کیا جائے جو ان کی طاقت سے بالاتر ہو۔ اگر کوئی ایسا کام ہو تو مالک کو اس میں ہاتھ بٹانا چاہئے۔ چنانچہ ابوذرؓ جو خود کھاتے اور پہنتے تھے وہی غلام کو کھلاتے اور پہناتے تھے۔

## 4. خلاصہ

اس مضمون میں کچھ انسانی حقوق کے بارے میں قرآن وسنت کی روشنی میں بات کی گئی اور اس سے یہ بات ثابت ہے کہ ان سے بہتر، جامع اور مکمل منشور حقوق انسانی استطاعت سے باہر ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اسلام نے ان کو دین کا حصہ قرار دے کر اور آخرت میں ان کی باز پرس اور جوابدہی کا تصور شامل کر کے ان کی بنیاد اور مضبوط کر دی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عہد خلفاء راشدین میں ان پر بڑے اہتمام سے عمل کیا جاتا تھا اور چاروں خلفاء ہر وقت اس سلسلہ میں کوشاں رہتے تھے۔ وجہ یہی تھی کہ وہ خدا سے ڈرنے والی ہستیاں تھیں اور اپنے اقتدار کو امانت تصور کرتی تھیں۔ انہیں پتہ تھا کہ اسلام میں حقوق اللہ کی طرح حقوق العباد کی بھی اتنی ہی اہمیت ہے۔ ان کے بابرکت عہد میں تمام طبقات انسانی حتیٰ کہ غیر مسلم بھی بڑی مطمئن زندگی

گزارتے تھے۔ اس بابرکت عہد کے بعد جب ملوکیت کا دور شروع ہوا تو جو برائیاں اس دور میں ظاہر ہوئیں ان میں سرفہرست شہریوں کا بنیادی حقوق سے محروم ہونا ہی تھا۔ اور اس حوالے سے ہونے والے فتنوں اور مصائب سے تاریخ اسلام پر وہ داغ لگے جو آج تک نہ دھوئے جاسکے۔ بدقسمتی سے اسلامی دنیا کی صورت حال آج بھی کوئی قابل فخر نہیں۔ ستاون اسلامی ملکوں میں سے کسی ایک میں بھی وہاں کے باشندے بنیادی حقوق کے سلسلہ میں کسی نہ کسی حوالے سے محرومی کا شکار ہیں۔ جبکہ مغربی دنیا اور کئی دوسرے غیر مسلم ممالک اس سلسلہ میں ایک دوسرے سے بڑھ کر انسانی بنیادی حقوق کے تحفظ کا اہتمام کر رہے ہیں۔ اس صورت حال میں حسرت وافسوس کے ساتھ بے اختیار شاعر کی ہمنوائی میں کہنا پڑتا ہے:

ایک وہ ہیں جنہیں تصویر بنا آتی ہے ایک ہم ہیں کہ لیا اپنی بھی صورت کو بگاڑ

## حوالہ جات

---

[1] ابن منظور، لسان العرب، دار التراث العربی بیروت، ۱۹۸۸ئ، جلد ۳، ص ۲۵۵۔

Ibne Manzoor, Lisan ul Arab, Darul Arbi Bairut, 1988, J3, Page255

[2] اصفہانی، حسین بن محمد راغب، مفردات القرآن فی غریب القرآن، مکتبہ نزار مصطفی الباز مکہ مکرمہ، ۱۴۱۸ئ، ص ۲۵۰۔

Asfhani, Hussain bin Muhammad Raghab, Mafardaat al-Quran fee Ghreeb al-Quran, Maktaba Nazar Mustafa al-baaz, Makkah, 1418, Page250

[3] مجد الدین محمد بن یعقوب فیروز آبادی، القاموس المحیط، مطبوعہ نشر ادب الھوذۃ قم، ایران، ج ۲، ص ۱۱۶۲۔

Majadaduddin Muhammad bin Yaqoob Fairooz Abadi, Alqamoos Almuheet, Matba Nashar Adab alhoza qum, Iran, j2, Page1162

[4] القرآن: ۵/۵۰۔

Al-Qur'ān, 5/50

[5] ابن الاثیر، مبارک بن محمد، النہایۃ فی غریب الحدیث والامر، موسہ مطبوعاتی اسماعیلیان، ایران، ۱۳۰۲ئ، ص ۴۱۳۔

Ibnul Aseer, Mubarak bin Muhammad, Alnahaya fee Ghreeb alhadees wal amar, Mosa Matboaati Ismaeelian, Iran, 1302, Page413

[6] القرآن: ۴:۳۶۔

Al-Qur'ān, 4/36

[7] مسلم، ابو حسین ابن الحجاج، الصحیح، دار احیاء التراث العربی، بیروت لبنان، ج ۱، ص ۵۹، ح ۳۰۔

Muslim, Abu Hussain Ibn ul Hujaj, Al-Sahih, Dar ul Turas Al-Arbi, Bairut Labnan, j1, Page59, Hadees30

[8] ابوعوانہ، یعقوب بن اسحاق ،المسند، دار المعرفہ بیروت لبنان ،۱۹۹۸ئ، ج ۱، ص۱٦۔

Abu Awana, Yaqoob bin Ishaaq, Al-Musnad, Dar ul Maarfa Bairut Labnan, 1998, j1, Page16

[9] القرآن: 5:23

Al-Qur'ān, 32/5

[10] القرآن: ٦/۱۵۔

Al-Qur'ān, 6/15

[11] ایضاً۔

Ibid

[12] القرآن: ۱۷/۳۱۔

Al-Qur'ān, 17/31

[13] القرآن:۱۷/۳۳۔

Al-Qur'ān, 17/33

[14] القرآن:۲۵/۶۸۔

Al-Qur'ān, 25/68

[15] بخاری'محمد بن اسماعیل' صحیح بخاری'باب شرب السم والدواء بہ وبمایخاف منہ والخبیث، دارالسلام ریاض،۱۹۹۹ئ'ص ۱۰۲۰، ح ۵۷۷۸۔

Bukhari, Muhammad bin Ismael, Sahih Bukhari, Bab sharb al-sam wal dawa bihi wabima yakhaf minho wal Khabis, Dar ul salam Riaz, 1999, Page1020, Hadees5778

[16] داؤد، سلیمان بن الاشعث، سنن ابی داؤد، باب فی تنزیل الناس منازلھم، دار السلام ریاض ۱۹۹۹ء، ص ۶۸۳، ح ۴۸۴۲۔

Dawood, Suleman bin Al-Ashas, Sunan abi Dawood, Bab Fee Tanzeel al-naas manazilhum, Dar ul Salam Riaz, 1999, Page683, Hadees4842

[17] بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، باب مرجع النبی من الاجزاب، دار السلام ریاض ۱۹۹۹ء، ص ۶۹۹، ح ۴۱۲۱۔

Bukhari, Muhammad bin Ismael, Sahih Bukhari, Bab Marja al-Nabi min al-jazab, Dar ul Salam Riaz, 1999, Page699, Hadees4121

[18] بخاری، باب لایتناجی اثنان، دار السلام ریاض ۱۹۹۹ء، ص ۱۰۹۵، ح ۶۲۸۸۔

Bukhari, Bab la yatana jee asnan, Dar ul Salam Riaz, 1999, Page1095, Hadees6288

[19] القرآن:۴۹/۱۲۔

Al-Qur'ān, 39/12

[20] القرآن:۲۴/۲۷۔

Al-Qur'ān, 24/27

[21] مسلم 'حجاج بن مسلم القشیری' صحیح مسلم، باب فضل الاجتماع، ص ۱۱۷۳، ح ۶۸۵۳۔

Muslim, Hujaj Bin Muslim al-Qusheri, Sahih Muslim, Bab Fazal al-Ijtamaa, Page1173, Hadees853

[22] القرآن:۴۹/۹۔

Al-Qur'ān, 39/9

[23] بخاری، باب المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ، ص ۵، ح ۱۰۔

Bukhari, Bab al-Muslim min Salam al Muslimoon min lisanihi wayadi, Page5, Hadees10

[24] بخاری، باب ای الاسلام افضل، ص ۵، ح ۱۱۔

Bukhari, Bab aye al-Islam Afzal, Page5, Hadees11

[25] بخاری، باب اطعام الطعام من الاسلام، ص ۵، ح ۱۲۔

Bukhari, Bab Al-Ataam min al-Islam, Page5, Hadees12

[26] بخاری، باب من الایمان ان یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ، ص۵، ح۱۳۔

Bukhari, Bab min al-Iman an Yuhib ul Akhee ma Yuhib linafsi, Page5, Hadees13

[27] القرآن:۴۹/۱۳۔

Al-Qur'ān, 39/13

[28] بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین، شعیب الایمان، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان، ۱۴۱۰ھ، ج۴، ص۲۸۹، ح۵۱۳۷۔

Behqi, Abubakr Ahmad bin Hussain, Shuabul Iman, Dar ul Kutbul Ilmiya Bairut Labnan, 1410h, J4, Page289

[29] صحیح المسلم، باب قطع السارق الشریف وغیرہ والھی عن الشفاعۃ فی الحدود، ص۷۴۸، ح۴۴۱۰۔

Sahih Muslim, Bab Qata al-Sariq Al-Sharif Wagheruhum walahi anilShafa FilHadood, Page748, Hadees4410

[30] القرآن:۴/۵۸۔

Al-Qur'ān, 4/58

[31] القرآن ۲/۲۵۶۔

Al-Qur'ān, 2/256

[32] القرآن:۱۰/۹۹۔

Al-Qur'ān, 10/99

[33] القرآن:۹۶/۱،۵۔

Al-Qur'ān, 96/1-5

[34] القرآن:۲/۲۶۹۔

Al-Qur'ān, 2/269

[35] القرآن:۵۸/۱۱۔

Al-Qur'ān, 58/11

[36] بخاری، باب ماکان النبیؐ یتخولھم بالموعظۃ والعلم، ص۱۷، ح۶۸۔

Bukhari, Bab Makan al-Nabi YataKhawalahum bil Mauzat wal ilam, Page17, Hadees68

[37] بخاری، باب ماکان النبیؐ یتخولھم بالموعظۃ والعلم، ص۱۷، ح۶۹۔

Bukhari, Bab Makana Al-Nabi YataKhawalahum bil Mauza wal Ilam, Page17, Hadees69

[38] بخاری، باب الاغتباط فی العلم والحکمۃ، ص۱۷، ح۷۳۔

Bukhari, Bab al-Aghbat fil Ilam wal Hukmah, Page17, Hadees73

[39]بخاری، باب قول النبیؐ اللھم علمہ الکتاب، ص۱۸، ح۷۵۔

Bukhari, Bab Qaul al-Nabi Allahuma Alamahul kitab, Page1, Hadees75

[40]بخاری، باب رفع العلم وظہور الجھل، ص۱۹، ح۸۰۔

Bukhari, Bab Rafi Al-Ilam Wa Zahoor Al-Jahal, Page19, Hadees80

[41]بخاری، باب فضل العلم، ص۱۹، ح۸۲۔

Bukhari, Bab Fazal Al-Ilam, Page19, Hadees82

[42]مسند، احمد بن حنبل، روایات حضرت ثوبان، مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور، ج۱۰، ص۴۶۶، ح۲۲۷۳۳۔

Musnad, Ahmad bin Hanbal, Rawayat Hazrat Souban, Maktaba Rahmaniya Urdu Bazar Lahore, J10, Page466, Hadees22733

[43]بخاری، باب وجوب عیادۃ المریض، ص۲۴۱، ح۶۰۸۔

Bukhari, Bab Wajoob Ayadat u Rehman, Page241, Hadees608

[44]بخاری، باب وجوب عیادۃ المریض، ص۱۰۰۰، ح۵۶۴۹۔

Bukhari, Bab Wajoob Ayadat ul Mareez, Page1000, Hadees 539

[45]بخاری، باب وجوب عیادۃ المریض، ص۱۰۰۱، ح۵۶۵۰۔

Bukhari, Bab Wajoob Ayadat ul Mareez, Page1001, Hadees 550

[46]القرآن: ۴/۳۶۔

Al-Qur'ān, 4/36

[47]ترمذی، محمد بن عیسیٰ ترمذی، دارالسلام ریاض، باب فیہ اربعۃ احادیث، ص۵۶۷، ح۲۴۹۴۔

Tirmizi, Muhammad Bin Esa Tirmizi, Dar ul Salam Riaz, Bab Feehi Arba Ahadees, Page 567, Hadees 2494

[48] بخاری، باب قول النبیؐ العبید اخوانکم فاطعموھم مما تاکلون، ص۴۱۱، ح۲۵۴۵۔

Bukhari, Bab Qol Al-Nabi Al-Abeed Akhwankum fa atamohum mima takuloon, Page411, Hadees 2545